مفتی محمد ضیاء الحق دہلوی

جامعۃ الصالحات عزیز آباد کراچی

درسِ حدیث

سات خوش نصیب

قیامت کا آنا برحق ہے

قیامتیں دو ہیں۔ جب آدمی مرتا ہے اسی وقت سے احوال آخرت شروع ہو جاتے ہیں۔ منکر نکیر کا آنا اور سوال جواب کرنا۔ صحیح جوابات پر جنت کے دروازوں کا کھل جانا اور غلط جوابات پر عذاب قبر کا ہونا وغیرہ وغیرہ۔

دوسری قیامت کبریٰ، جب سارا نظامِ عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ نہ آسمان رہے گا نہ زمین مضبوط چٹانیں اور فلک بوس پہاڑ روئی کے گالوں اور دھنکی ہوئی اون کی طرح فضامیں اڑیں گے۔

سب کے لئے فنا ہے رہے باقی نام اللہ کا۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

(الرحمٰن آیات ۲۶، ۲۷)

زمین پر بسنے والے تمام انسان، چرند و پرند اور درندے سب فنا ہو جائیں گے۔ صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کی ذات باقی رہے گی کہ وہ ازلی ابدی ہے۔ پھر حشر نشر ہو گا، جسے روزِ جزاو سزا بھی کہتے ہیں اور یومِ حساب بھی۔ اللہ کی عدالت قائم ہو گی۔ اپنے اپنے نامۂ اعمال کے ساتھ اس کے حضور پیشی ہو گی۔ سب خاص و عام دم بخود سر نگوں کھڑے ہوں گے۔ کسی کو مجالِ لب کشائی نہ ہو گی۔ نفسی نفسی کا عالم ہو گا۔ ہیبت طاری ہو گی۔ پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔ بڑا ہی ہولناک دن ہو گا وہ، ایک دوسرے سے بے نیاز العیاذ باللہ العیاذ باللہ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور سچ فرمایا اس دن سات خوش نصیب ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت اور اپنی پناہ میں لے لے گا۔ اور وہ سات خوش نصیب یہ ہیں۔

۱...... **امام عادل** ، عدل وانصاف کرنے والا حاکم پیشوا، رہبر، وہ بڑے منصب پر فائز ہو یا چھوٹے پر ملک کا بادشاہ ہو یا وزیر اعظم، چیف جسٹس ہو یا علاقہ مجسٹریٹ، سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو یا علاقہ کا تھانیدار، اپنے اختیارات کا غلط استعمال نہ کرے۔ خویش پرور نہ ہو، کسی کی بیجا حمایت نہ لے۔ کسی سے مرعوب ہو کر فیصلے نہ کرے، آپ ﷺ نے فرمایا تم سے ہر ایک چرواہا ہے، اور اس سے متعلق ایک ریوڑ ہے، ہر چرواہے سے قیامت کے دن اس کے ریوڑ کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ ملک کا سربراہ ہو یا شہر کا، صوبے کا ہو یا کسی علاقے کا یا اپنے خاندان کا یا اپنے گھر کا، سب کو جواب دہ ہونا ہے۔

۲...... دوسرا خوش نصیب **شاب نشاء فی عبادۃ اللہ تعالیٰ** وہ نوجوان جو جوانی میں نیک اور صالح ہو گیا۔ اللہ کی عبادت میں لگ گیا۔ جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ برے بھلے کی تمیز نہیں ہوتی۔ انجام سے غافل ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں ٹھوکریں کھانے کے بعد اور گرم و سرد سہنے کے بعد ہوش و حواس درست ہوتے ہیں اور آدمی سنبھل جاتا ہے۔

کمال تو اس نوجوان کا ہے جو جوانی میں اپنے نفس پر قابو پالے۔ بے راہ روی سے خود کو بچالے۔ جوانی میں صوم و صلوۃ کا پابند ہو کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مطیع اور فرمانبردار بن جائے، ورنہ عام حالت تو یہ ہے کہ لڑکپن کھیل میں کھویا......، جوانی نیند بھر سویا......، بڑھاپا دیکھ کر رویا......، ارے او نادان پردیسی......،

جب قویٰ اور اعضاء جواب دے گئے اس وقت سنبھلا تو کیا سنبھلا۔ بوڑھا اگر زنا نہیں کرتا تو اس کا کیا کمال ہے۔ نابینا اگر نامحرم عورتوں کو نہیں دیکھتا تو اس کا کیا کمال ہے۔ وہ اس قابل ہی نہیں۔ کمال تو اس بینا کا ہے جو آنکھوں پر قابو پالے۔ اس نوجوان کا ہے جو اپنی خواہشات پر قابو پالے۔

۳...... **رجل قلبہ معلق فی المساجد** وہ آدمی جس کا دل مسجد سے وابستہ ہو۔ ایک نماز پڑھ کر نکلتا ہے دوسری کا منتظر رہتا ہے۔ کاروبار کا انہماک اسے مسجد سے دور نہیں رکھتا۔

مسجد اللہ کا گھر ہے۔ امن اور سکون کی جگہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا زمین پر بہترین جگہ مسجد اور بدترین جگہ بازار ہیں۔ جہاں بندہ خدا اور اس کے رسول اور دین سے غافل ہو جاتا ہے۔ کتنا اچھا ہے وہ دوکاندار جو کاروبار میں لگا ہوا ہے، وہ ملازم پیشہ جو اپنے فرائض

منصبی انجام دے رہا ہے۔ مگر دل اس کا مسجد میں لگا ہوا ہے، کان اس کے مؤذن کی اذان پر ہیں۔ وہ حی علی الصلوٰۃ پکارے اور میں مسجد کا رخ کروں۔

۴...... رجلان تحابافی اللّٰہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ وہ دو خوش نصیب آدمی جو ملتے ہیں میل جول رکھتے ہیں، محض اللہ کے لئے، بے لوث اور بے غرض جدا ہوتے ہیں تو اللہ کے لئے، ملاپ ہے تو اللہ کے لئے اور لڑائی ہے تو اللہ کے لئے، ذاتی معاملات میں اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہیں لڑتے۔ بھائیوں کی طرح رہتے ہیں پر خلوص ہیں۔

۵...... وہ بلند کردار اور پاک دامن انسان جسے ایک حسین و جمیل اور اعلیٰ حسب نسب کی عورت اپنی طرف راغب و مائل کرے اور یہ نفس پر قابو پا کر کہے مجھے خوفِ خدا ہے میں کوئی غلط کام نہیں کر سکتا۔ جس طرح خدا کے برگزیدہ پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے زلیخا نے جال بچھایا اور وہ انی اخاف اللّٰہ رب العالمین کہہ کر جال سے نکل آئے۔ یہ بڑا نازک مرحلہ ہوتا ہے بس اللہ ہی حفاظت کرتا ہے۔

۶...... چھٹا خوش نصیب راہِ خدا میں اپنی دولت اس طرح خرچ کرنے والا کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیدیا۔ نام و نمود نہ ہو۔ شہرت مطلوب نہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا قابلِ رشک ہے وہ آدمی جسے اللہ نے دولت دی اور وہ اسے راہِ خدا میں شب و روز خرچ کرتا ہے۔ واہ واکیلئے نہیں محض اس کی رضا کے لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا وہ ہے جو تم نے خدا کے خزانے میں جمع کرا دیا۔ وہی کام آئے گا۔

۷...... وہ خوش نصیب جو تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے اس کے بیشمار انعامات اور احسانات اور اپنے ان گنت گناہوں کا تصور کر کے رو دیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یہی وہ آنسو ہیں جو جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کرنے میں فائر بر گیڈ کا کام کریں گے۔

کبھی کبھی تنہائی میں بیٹھ کر رو لینا چاہئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں بھی یہ صفاتِ عالیہ پیدا کر دے اور قیامت کے دن جب کہیں بھاگنے اور سر چھپانے کی جگہ نہ ہو گی ہمیں اپنی حفاظت اور اپنی پناہ میں لے لے۔

آمین

۞